Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

{الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم}

سلسلۂ اشاعت نمبر 17

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوال وجواب کی روشنی میں

مرتب: محمد شاہد اختر

تصحیح وتخریج

مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

ناشر

رضائے مصطفیٰ اکیڈمی

محلہ پتال نگری، دھرن گاؤں۔ ضلع جلگاؤں ۴۲۵۱۰۵

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

بارہویں کے چاند کا مجرہ ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا ایک اک ستارا نور کا

آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا
ماہِ سنت مہر طلعت لے لے بدلا نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہوگیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

اے رضا یہ احمدِ نوری کا فیض نور ہے
ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

☆☆☆☆

حرفِ آغاز

قلم کی طاقت ایک مسلّم حقیقت ہے۔تقریروں کے الفاظ ہوا میں بکھر جاتے ہیں لیکن تحریر صدیوں تک صفحۂ قرطاس پر موجود رہتی ہے اور قارئین کے دل و دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے۔تبلیغ و اشاعت کا بہترین ذریعہ بھی تحریر کو تسلیم کیا جاتا ہے۔آج دین اسلام کا بیش تر ذخیرہ تحریری صورت میں ہی ہمارے سامنے موجود ہے اور ہم اُسے پڑھ کر اپنے علم میں اضافہ کرتے ہیں۔عمل کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوارتے ہیں اور دانائے غیوب منزّہ عن العیوب حضور سیّد عالم ﷺ نے تو اسے صدقۂ جاریہ میں شمار فرمایا ہے۔چنانچہ حدیث پاک ہے کہ جب آدمی انتقال کر جاتا ہے،تو اس کے عمل کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے۔البتہ اُسے تین چیزوں کا ثواب پھر بھی ملتا ہے۔

(۱) صدقۂ جاریہ (۲) وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے

(۳) نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرے۔(مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث پاک سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اگر فوت ہونے والے ایصالِ ثواب کے لیے مذہبی کتابیں تقسیم کی جائیں تو جب تک لوگ ان سے فائدہ اُٹھاتے رہیں گے،ایصالِ ثواب ملتا رہے گا۔

اس لیے آپ سے مؤدبانہ التماس ہے کہ اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے رضائے مصطفےٰ اکیڈمی کے عظیم الشان سلسلۂ اشاعت میں بتوفیق الٰہی حصہ لیں۔اکیڈمی عوام کے لیے مفید و درکار کتاب کا انتخاب کر کے اسے بہترین طباعت و اشاعت سے آراستہ کر کے شائقین مطالعہ اور عامۃ المسلمین کے درمیان تقسیم کرتی ہے۔الحمدللہ سترھویں اشاعت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ عیدوں کی عید ہے۔یہ عاشقوں کی عید ہے بلکہ تمام انسانیت کے لیے یہ عید کا دن ہے۔الحمدللہ! یہ رسالہ عید میلاد النبی ﷺ پر اعتراض کرنے والوں کو لاجواب کرنے کے لیے کافی ہے۔

رائے گرامی

مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی قادری

سکریٹری: آل انڈیا تبلیغ سیرت مغربی بنگال، مہتمم مدینۃ العلوم انسٹی ٹیوٹ (توپسیا)

میلادشریف کی عظمتوں کا کیا کہنا۔اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے۔انبیاے کرام اور مقرب فرشتے اس محفل میں موجود تھے۔قرآن کریم گواہ ہے۔خود حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ولادت کی تاریخ منایا کرتے تھے۔صحابہ کرام نے بھی حضور کی ولادت و بعثت اورآپ کے ذریعہ ایمان کی دولت سے سرفراز ہونے پر اللہ کے شکر کی ادائیگی کے لیے محفلیں منعقد کیں۔رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں محفل نعت منعقد کرتے حضرت حسان اور دوسرے صحابہ حضور کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت ومحبت پیش کرتے تھے۔کتب حدیث وتاریخ میں اس کے درجنوں شواہد موجود ہیں۔بنابریں نسلاً بعد نسل مسلمان میلاد مبارک کی محافل منعقد کر کے اپنی غلامی کا ثبوت پیش کر کے انعامات خداوندی کا ذخیرہ اپنے نامہ اعمال میں جمع کراتے رہے ہیں۔

مگر وائے رے قسمت کی حرماں نصیبی وستم ظریفی! جس ذات گرامی کی میلاد مبارک سے بندگان خدا کو ایمان واسلام کی دولتیں نصیب ہوئیں اسی کی محفل میلاد کو نام نہاد مسلمان بدعات وخرافات میں شمار کر رہے ہیں۔سادہ لوح نوجوان اور ایسے تعلیم یافتہ افراد ان کا خاص نشانہ ہیں جو دنیا کی تعلیم سے اگرچہ خاطر خواہ آراستہ ہیں لیکن دینی شعور وسلیقے سے یکسر کورے ہیں۔ایسے میں ضرورت تھی ایک ایسی کتاب کی جو عام فہم لب ولہجے میں ہوتا کہ عامۃ الناس کے ذہن وفکر کی صفائی کا ذریعہ بن جائے اور مخالفین اہل سنت کا دندان شکن جواب ہوجائے۔لائق مبارکباد ہیں برادر گرامی **''محمد شاہد اختر''** صاحب جنہوں نے اس ضرورت کو سمجھا اور نہایت ہی عرق ریزی کے ساتھ عام لب لہجہ میں اس کتاب کو ترتیب دیا ہے۔موصوف اگرچہ پیشے سے انجینئر ہیں تاہم دین وسنیت کا درد ان کے رگ وریشے میں سرایت کیے ہوئے ہے۔ان کے اسی جذبہ صادق کی قدر کرتے ہوئے میں نے اپنی مصروفیات کو بالائے طاق پر رکھتے ہوئے کتاب کی تصحیح وتخریج کی ذمہ داری قبول کرلی۔اور ممکنہ حد تک تصحیح وتخریج کردی اور اصل کتاب سے عربی عبارت نقل کردیا ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ومحبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے طفیل کتاب کے نفع کو عام فرمائے اور اسے مرتب، قاری اور ناشر کے لیے سبھوں کے لیے ذریعہ نجات ومغفرت بنائے اور برادر گرامی **''محمد شاہد اختر''** صاحب کو اسی طرح دین وسنیت کی تحریری خدمات انجام دیتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین۔

فقط دعا گو: **محمد مجاہد حسین حبیبی**، سکریٹری آل انڈیا تبلیغ سیرت مغربی بنگال، مہتمم: مدینۃ العلوم انسٹیٹیوٹ (توپسیا)

۷ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ بمطابق ۹ جنوری ۲۰۱۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنی بات

اسلام مخالف، طاقتیں ہمیشہ سے کوشش کرتی رہی ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کے دلوں سے نبی کریم ﷺ کی محبت کو نکال دیا جائے تاکہ قوم مسلم روح ایمان سے محروم ہوکر بربادی کے گھاٹ اتر جائے۔ سلمان رشدی ہو یا تسلیمہ نسرین یا ڈنمارک کا گستاخ کارٹونسٹ سب نے شان رسالت مآب ﷺ ہی پر حملہ کیا۔

یہاں قابل توجہ بات یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد جب عروہ اپنی قوم میں واپس آیا تو لوگوں سے کہنے لگا "اے لوگو! میں نے قیصر و کسریٰ، اور نجاشی بادشاہوں کو دیکھا ہے مگر جتنی تعظیم محمد ﷺ کے صحابہ ان کی کرتے ہیں ان بادشاہوں کی نہیں کی جاتی۔ اللہ کی قسم! جب محمد ﷺ تھوکتے ہیں تو صحابہ اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے چہرہ اور جسم پر ملتے ہیں، جب کوئی حکم دیتے ہیں تو صحابہ فوراً اس کی تعمیل کرتے ہیں، جب وضو کرتے ہیں تو صحابہ بچے ہوئے پانی کو حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں، جب صحابہ ان سے بات کرتے ہیں تو اپنی آواز نیچی رکھتے ہیں اور ادب سے نگاہیں جھکا لیتے ہیں۔ پھر عروہ نے کہا کہ تم ان سے جنگ کا ارادہ ترک کردو اور ان کی بات مان لو۔

(صحیح بخاری، جلد ۳، حدیث: ۸۸۹)

عروہ نے سمجھ لیا تھا کہ جب نبی کریم ﷺ کی تھوک (لعاب دہن) صحابہ زمین پر گرنے نہیں دیتے تو خون کیسے زمین پر گرنے دیں گے؟ ان تاریخی واقعات وحادثات کو صیہونی طاقتوں نے پڑھا اس لیے ان کی کوشش ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے سینوں سے جذبۂ حب رسول ﷺ کو ختم کر دیا جائے۔ اس کے لیے انہوں نے مسلمانوں کے دلوں میں شرک، و بدعت کا خوف پیدا کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کہنا شرک ہے اور میلاد منانا بدعت ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس لیے میں نے ضروری سمجھا کہ نوجوان بھائیوں کے ذہن وفکر سے شبہات کو دور کیا جائے۔ مخالفین معمولات اہل سنت پر یوں تو کئی ایک اعتراضات کرتے ہیں بالخصوص محفل میلاد مبارک کو بدعت قرار دیتے ہیں اس لیے میں نے اس کتاب میں عید میلاد النبی ﷺ پر کیے گئے اعتراضات کا قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب تحریر کیا ہے تاکہ مخالفینِ اہل سنت کی جانب سے نوجوانوں کے دلوں میں جو شک وشبہہ پیدا کر دیا گیا ہے وہ دور ہو جائے اور عام آدمی بھی نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے والا اور آپ ﷺ کا میلاد منانے والا بن جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ خاکسار کی کتاب کو آقا ﷺ کے وسیلے سے قبول فرمائے اور آقا ﷺ کے نعلین کا صدقہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد شاہد اختر، ۲۱ رصفر ۱۴۳۵ھ بمطابق ۲۵ ردسمبر ۲۰۱۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

امام ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ "ابلیس چار بار بلند آواز سے رویا ہے۔ پہلی بار جب اللہ نے اسے لعین ٹھہرا کر اس پر لعنت کی۔ دوسری بار جب اسے زمین پر بھیجا گیا۔ تیسری بار حضور اقدس ﷺ کی ولادت کے وقت۔ اور چوتھی بار جب سورہ فاتحہ نازل ہوئی۔" (البدایہ والنہایہ مترجم، جلد ۲، صفحہ: ۵۷۰، مطبوعہ مکتبہ دانش، دیوبند)

معلوم ہوا کہ میلاد النبی ﷺ پر چیخنا، چلانا، رونا، اور اس کی مخالفت کرنا ابلیس کا طریقہ ہے۔ مومن تو اپنے آقا ﷺ کی ولادت پر خوشیاں مناتا ہے۔

میلاد کا معنی: میلاد کا لغوی معنی "پیدا ہونے کا زمانہ یا پیدائش کا وقت ہے" (فیروز اللغات، صفحہ: ۱۳۳۲) عرف عام میں میلاد سے مراد ذکر کی محفل ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر ہو، قرآن پڑھا جائے، نعت اور منقبت وغیرہ پڑھی جائے۔ اسی طرح جشن عید میلاد النبی ﷺ سے مراد رسول اللہ ﷺ کی آمد کی خوشی میں جلوس نکالنا، خوشی منانا، صدقہ و خیرات کرنا، اور ولادت کے دن روزہ رکھنا وغیرہ ہے۔

میلاد النبی ﷺ پر کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات

سوال (۱): کیا آپ قرآن مجید سے آمد رسول ﷺ پر خوشی منانے کی دلیل دے سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔

ترجمہ: ''اے حبیب آپ فرما دیجیے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ملنے پر مسلمانوں کو چاہیے کہ خوشیاں منائیں'' (سورہ یونس:۵۸)

اس آیت میں یہ حکم دیا گیا کہ جب اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نازل ہو تو مومنوں کو اس پر خوشیاں منانی چاہیے۔ اب کسی ذہن میں یہ سوال آسکتا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ اللہ کی رحمت ہیں؟ جو ہم ان کی آمد پر خوشیاں منائیں۔ اس کا جواب بھی خود قرآن دے رہا ہے۔ ملاحظہ کریں:۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ''ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے'' (سورۂ انبیا:۱۰۷)

الحمد للہ، رسول عربی ﷺ کا اس دنیا میں تشریف لانا رحمت ہے اور پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ ہمیں حصول رحمت پر خوشیاں منانے کا حکم دے رہا ہے۔ اب بتاؤ مسلمانو! رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارک سے بڑھ کے رحمت کون ہوسکتا ہے۔ تو میلاد النبی ﷺ پر خوشیاں کیوں نہ منایا جائے؟

الحمد للہ قرآن کی ان آیتوں سے آمد رسول ﷺ پر خوشیاں منانا ثابت ہوا۔

سوال (۲): کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا میلاد منایا ہے؟

جواب: جی ہاں، حدیث ملاحظہ فرمائیں: ''حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ۔

ترجمہ: ''یہی میرے میلاد کا دن ہے اور اسی روز میرے اوپر قرآن نازل کیا گیا۔''

(صحیح مسلم ـ باب اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، حدیث ۸۰۷۔ سنن ابو داؤد، باب فِي صَوْمِ الدَّهْرِ تَطَوُّعًا۔ حدیث:۲۴۲۸، مسند امام احمد بن حنبل، حدیث أبي قتادة الأنصاري، حدیث:۲۲۶۱۵)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر پیر کے روز روزہ رکھ کر اپنی میلاد کا خود اہتمام کیا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ دن مقرر کر کے یادگار منانا سنت ہے۔ الحمد للہ۔

سوال (۳): کیا صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے بھی کبھی میلاد کی محفل منعقد کی ہے؟

جواب: جی ہاں، امام بخاری کے استاد امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں: سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز رسول ﷺ کا اپنے اصحاب کے حلقہ سے گزر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا'' کیوں بیٹھے ہو؟

قَالُوا جَلَسْنَا نَدْعُو اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِدِينِهِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلاَّ ذٰلِكَ قَالُوا آللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلاَّ ذٰلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهَمَةً لَكُمْ وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلاَئِكَةَ۔

انہوں نے کہا ہم اللہ عزوجل کا ذکر کرنے اور اس نے ہمیں جو اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اس پر حمد و ثنا بیان کرنے اور اس نے آپ ﷺ کو بھیج کر ہم پر جو احسان کیا ہے، اس کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! کیا تم اسی کے لیے بیٹھے تھے صحابہ نے عرض کیا اللہ کی قسم ہم سب اسی کے لیے بیٹھے تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے کہا کہ اللہ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

{سنن نسائی، باب كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ، حدیث: ۵۴۴۳}

{المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث: ۱۶۰۵۷}

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ حضور ﷺ کی میلاد پر شکر ادا کرتے تھے یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جو لوگ حضور اقدس ﷺ کے میلاد کی محفل سجاتے ہیں اور اس میں شریک ہوتے ہیں، اللہ ایسے بندوں پر فرشتوں کی جماعت میں فخر فرماتا ہے۔ اور ہاں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اللہ ہی کا ذکر ہے اس پر قرآن اور حضور کی حدیثیں شاہد ہیں۔

سوال (۴): کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی منانے پر فائدہ پہنچتا ہے؟

جواب: جی ہاں، ابولہب جو کفر کی حالت میں مرا، اس کا معاملہ یہ تھا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اپنی باقی ماندہ زندگی اسلام اور پیغمبر اسلام کی مخالفت میں گزاری لیکن اس کے مرنے کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو خواب میں دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ مرنے کے بعد تجھ پر کیا گزری؟

قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لَمْ اَلْقِ بَعْدَكُمْ خَيْرًا اِلَّا اِنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهٖ بِعِتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ۔ اس نے جواب دیا کہ میں دن رات سخت عذاب میں مبتلا ہوں لیکن جب پیر کا دن آتا ہے تو میرے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے اور میری انگلیوں سے پانی جاری ہو جاتا ہے جسے پی کر مجھے سکون ملتا ہے۔ عذاب میں اس کمی کی وجہ یہ ہے کہ میں نے پیر کے دن اپنے بھتیجے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت کی خوش خبری سن کر اپنی خادمہ ثویبہ کو ان انگلیوں کا اشارہ کرتے ہوئے آزاد کر دیا تھا۔

(صحیح البخاری، باب وامھاتکم اللاتی ارضعنکم، رقم الحدیث: ۵۱۰۱)

یہ واقعہ حضرت زینب بنت ابی سلمہ سے مروی ہے جسے محدثین کی بڑی تعداد نے واقعہ میلاد کے باب میں نقل کیا ہے۔

صحیح بخاری کی روایت ہے عروہ نے بیان کیا ہے کہ ثویبہ ابولہب کی آزاد کردہ باندی ہے۔ ابولہب نے اسے آزاد کیا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا۔

فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ فَرَاٰهُ بَعْضُ اَهْلِهٖ بِشَرِّ حِيْبَةٍ قَالَ لَهٗ مَاذَا لَقِيْتَ؟ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لَمْ اَلْقِ بَعْدَكُمْ خَيْرًا اِلَّا اِنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهٖ بِعِتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ۔

پس جب ابولہب مر گیا تو اس کے بعض اہل خانہ کو وہ برے حال میں دکھایا گیا۔ اس نے اس سے (یعنی ابولہب سے) پوچھا: ''تو نے کیا پایا''۔ ابولہب بولا ''میں نے تمہارے بعد کوئی راحت نہیں پائی سوائے اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے جو اس (انگلی) سے پلایا جاتا ہوں۔ (صحیح البخاری، باب و امھاتکم اللاتی ارضعنکم، رقم الحدیث: ۵۱۰۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸۔۱۰۵۲ھ) اس روایت کو بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ''یہ روایت موقع میلاد پر خوشی منانے اور صدقہ خیرات کرنے والوں کے لیے دلیل اور سند ہے۔ ابولہب جس کی مذمت میں قرآن پاک میں ایک مکمل سورہ نازل ہوئی جب وہ حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں لونڈی آزاد کر کے عذاب میں تخفیف حاصل کر لیتا ہے تو اس مسلمان کی خوش نصیبی کا کیا عالم ہوگا جو اپنے دل میں محبت رسول ﷺ کی وجہ سے میلاد النبی ﷺ کے دن محبت اور عقیدت کا اظہار کرے۔ (مدارج النبوۃ، جلد ۲، ص: ۱۹)

دوستوں ذرا غور کرو! ابولہب جیسے کافر کو جب میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانے پر فائدہ ملا تو ہم عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کیوں کر محروم رہ سکتے ہیں؟

سوال (۵): میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جھنڈا لگانا کہاں سے ثابت ہے؟

جواب: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری کے وقت حضرت جبرئیل امین ستر ہزار فرشتوں کی جھرمٹ میں حضور اقدس ﷺ کے آستانہ مبارک پر تشریف لائے اور جنت سے ۳ جھنڈے بھی لے کر آئے، ان میں سے ایک جھنڈا مشرق میں گاڑا، ایک مغرب میں اور ایک کعبہ معظّمہ پر''۔

(خصائص کبریٰ، جلد ۱، صفحہ: ۸۲)

روح الامیں نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اڑا پھریرا صبح شب ولادت (حسن رضا بریلوی)

الحمد للہ، میلاد النبی ﷺ پر جھنڈا لگانا فرشتوں کی سنت ہے۔

سوال (۶): عید میلاد النبی ﷺ کے دن جلوس کیوں نکالتے ہیں؟

جواب: آقا ﷺ کے لیے جلوس نکالنا کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے بھی جلوس نکالا ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب آقا ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو لوگوں نے خوب جشن منایا۔ فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ. **ترجمہ:** تو مرد و عورت اپنے گھروں کی چھت پر چڑھ گئے اور نوجوان لڑکے غلام و خدام راستوں میں پھرتے تھے اور نعرہ رسالت لگاتے اور کہتے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ۔

{ صحیح مسلم، باب فِي حَدِيثِ الْهِجْرَةِ وَيُقَالُ لَهُ حَدِيثُ الرَّحْلِ. حدیث: ۷۷۰۷ }

ایک روایت میں آتا ہے کہ ہجرت مدینہ کے موقع پر جب حضور اقدس ﷺ مدینہ کے قریب پہنچے تو بریدہ اسلمی اپنے ستر (۷۰) ساتھیوں کے ساتھ دامن اسلام سے وابستہ ہوئے اور عرض کیا کہ حضور مدینہ شریف میں آپ کا داخلہ جھنڈا کے ساتھ ہونا چاہیے پھر انھوں نے اپنے عمامے کو نیزہ پر ڈال کر جھنڈہ بنایا اور حضور ﷺ کے آگے آگے روانہ ہوئے۔ (وفاء الوفا، جلد ۱، صفحہ ۲۴۳)

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ جلوس نکالنا ثقافت کا حصہ ہے۔ دنیا کے ہر خطے میں جلوس نکالا جاتا ہے۔ کہیں اسکول و کالج کے ماتحت تو کہیں سیاسی جماعت کے ماتحت جلوس نکالا جاتا ہے۔ کچھ دن قبل ڈنمارک کے ایک کارٹونسٹ نے نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو پورے عالم اسلام میں جلوس نکالا گیا اور احتجاج کیا گیا۔ اسی طرح عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر پورے عالم اسلام میں مسلمان جلوس نکالتے ہیں اور آقا ﷺ سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

سوال (۷): اسلام میں دو ہی عیدیں ہیں یہ تیسری عید کہاں سے آئی؟

جواب: یہ کہنا کہ اسلام میں صرف دوعیدیں ہیں سراسر جہالت ہے۔ احادیث کریمہ سے ثابت ہے کہ جمعہ بھی عید ہے اب جمعہ عید کیوں ہے وہ بھی جان لیجیے۔

☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''بے شک یہ عید کا دن ہے جسے اللہ تعالی نے مسلمانوں کے لیے (بابرکت) بنایا ہے ﷺ، پس جوکوئی جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو غسل کر کے آئے۔ اور اگر ہو سکے تو خوشبو لگا کر آئے اور تم پر مسواک کرنا لازمی ہے۔

(ابن ماجہ، جلد ا، حدیث:۱۰۹۸۔ طبرانی، جلد ۷، حدیث: ۷۳۵۵)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' بے شک جمعہ کا دن عید کا دن ہے، پس تم اپنے عید کے دن کو یوم صیام (روزہ کا دن) مت بناؤ، مگر یہ کہ تم اس کے قبل یا اس کے بعد کے دن کا روزہ رکھو۔

{صحیح ابن خزیمہ، جماع ابواب صوم التطوع ،حدیث:۱۹۸۰۔صحیح ابن حبان، فصل فی صوم یوم الجمعہ، حدیث:۳۶۸۰ }

☆ حدیث میں ہے: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی۔ حدیث:۴۳۸۷)

''جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے یہاں تمام دنوں سے عظیم ہے اور یہ اللہ کے یہاں عید الاضحیٰ اور عید الفطر دونوں سے افضل ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ جمعہ کا دن عید بھی ہے، سب دنوں سے افضل بھی ہے بلکہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی افضل ہے؟

اس کا جواب بھی حدیث پاک سے ملاحظہ کریں۔

☆ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ ۔

ترجمہ: ''تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے، اس دن حضرت آدم کی ولادت ہوئی۔ اسی روز ان کی روح قبض کی گئی، اور اسی روز صور پھونکا جائے گا۔ پس اس روز کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو، بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے''۔

{سنن ابن ماجه ،باب فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ. حديث:١٣٨١/ سنن ابو داؤد ،باب فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ. حديث:١٠٤٩/سنن نسائي ،باب إِكْثَارِ الصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الْجُمُعَةِ. ١٣٨٥}

مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا دن یوم میلاد آدم علیہ السلام ہے اس لیے یہ عید کا دن ہے تو بھلا جو دن دونوں جہاں کے سردار، سارے نبیوں کے تاج دار، دونوں جہاں کے رحمت ﷺ کی میلاد (پیدائش) ہو وہ عید کا دن کیوں نہ ہو؟ بلکہ یہ تو عیدوں کی عید ہے کہ ہمیں ساری عیدیں اسی عید کی وجہ سے ملی ہیں۔ ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان سال میں ۲ رعید نہیں بلکہ ۵۰ رسے زیادہ عیدیں مناتا ہے۔ **الحمد للہ!**

اس کے علاوہ قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۔

ترجمہ: ''اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے نعمتوں کا دسترخوان نازل فرما کہ وہ ہمارے لیے عید قرار پائے اور وہ تیری طرف سے نشانی بنے اور تو بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔ (سورہ مائدہ: ۱۱۴)

غور فرمائیں! کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دسترخوان نازل ہونے کے دن کو عید قرار دے رہے ہیں۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ جس دن فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات

ﷺ جلوہ گر ہوں وہ دن کیوں نہ عید قرار پائے؟

سوال (۸): حضور اقدس ﷺ کا یوم ولادت ۱۲؍ربیع الاوّل نہیں ہے بلکہ ۹؍ربیع الاول ہے لہٰذا اس دن کیوں خوشی نہیں مناتے ہیں؟

جواب: حضور ﷺ کی تاریخ ولادت کے متعلق مؤرخین کی رائیں مختلف ہیں مگر جس تاریخ پر کثیر ائمہ حدیث وعلمائے کرام نے اتفاق کیا وہ ۱۲؍ربیع الاوّل ہے۔حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

۱۔حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں: ''ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام فیل پیر کے دن ماہ ربیع الاوّل کی ۱۲؍تاریخ کو ہوئی۔

(البدایہ والنہایہ، جلد ۲، صفحہ: ۲۸۲)

اس کے علاوہ

۲۔سیرت النبی ابن کثیر، جلد ۱، صفحہ: ۱۴۳۔مطبوعہ حافظی بک ڈپو، دیوبند

۳۔سیرت النبی ابن ہشام، جلد ۱، صفحہ: ۱۸۲۔مطبوعہ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس۔(نئی دہلی)

۴۔مدارج النبوۃ، جلد ۲، صفحہ: ۲۳۔مطبوعہ ادبی دنیا، (نئی دہلی)

۵۔تاریخ ابن خلدون، جلد ۱، صفحہ ۲۳۔مطبوعہ مکتبہ فاران۔دیوبند

۶۔شعب الایمان، جلد ۲، صفحہ ۱۴۸۔مطبوعہ ادارہ اشاعت اسلام۔دیوبند

۷۔دلائل النبوۃ جلد ۱، صفحہ ۹۵ وغیرہ وغیرہ

مذکورہ کتابوں میں اور دیگر کئی کتب میں یہی لکھا ہے کے آقا ﷺ کی ولادت پیر کے دن ۱۲؍ربیع الاوّل کو ہوئی۔

نوٹ: اگر مخالفین اب بھی بضد ہیں کہ ولادت ۹؍ربیع الاوّل کو ہوئی تو ہم کہتے ہیں آپ ۹؍تاریخ کو ہی عید میلاد النبی ﷺ منائیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ہم تو بارہویں ربیع الاوّل کو خصوصیت کے طور پر ضرور مناتے ہیں لیکن اس کے علاوہ سال بھر بھی محفل ذکر

میلاد کرتے ہیں۔

سوال (۹): اگر ولادت ۱۲؍ربیع الاوّل کو ہوئی تو وفات بھی اسی تاریخ یعنی ۱۲؍ربیع الاوّل کو ہوئی پھر اس دن خوشی کیسے منا سکتے ہیں؟ یہ تو غم منانے کا دن ہوا۔

جواب: یاد رکھیں کہ سوگ صرف ۳؍دن ہے سوائے بیوہ کے۔ لَا یَحِلُّ لِاِمْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ۔

ترجمہ: کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے یہ حلال نہیں کہ اپنے شوہر کے سوا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔

{ صحیح بخاری، باب احداد المراۃ علی غیر زوجھا، حدیث: ۱۲۸۰}

{ صحیح مسلم، باب وجوب الاحداد فی عدۃ الوفاۃ، حدیث: ۳۸۱۴}

اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ایک لمحہ کے لیے اپنی شان کے مطابق موت کا مزہ چکھنے کے بعد آقا ﷺ زندہ ہیں۔ ۱۲؍ربیع الاوّل کو ہی ولادت اور وفات دونوں ہونے کے باوجود بھی اس دن غم نہیں منایا جا سکتا کیونکہ جمعہ کے دن آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن وصال بھی ہوا پھر بھی اللہ تعالیٰ نے جمعہ کو مسلمانوں کے لیے عید کا دن بنایا ہے جیسا کے پہلے حدیث اور تفصیل گزر چکی۔ اس لیے ۱۲؍ربیع الاوّل کو خوشی منائی جائے گی غم نہیں منایا جائے گا۔

اور ہاں مخالفین کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے یہ سوال ضرور کرنا چاہیے کہ جمعہ کو ہی تخلیق آدم اور وصال کے باوجود اسے عید کیوں قرار دیا؟ غم اور خوشی کا دن بنا کر اظہارِ غم و افسوس سے کیوں منع کر دیا؟

سوال (۱۰) : اگر میلاد النبی ﷺ اتنی ہی اہم ہے تو صرف ہندوستان و پاکستان میں ہی یہ کیوں منائی جاتی ہے؟ دوسرے مسلم ممالک میں کیوں نہیں منائی جاتی؟

جواب: الحمدللہ، دنیا کے ۴۷ ممالک عید میلاد النبی ﷺ کو قومی تعطیل کے طور پر

مناتے ہیں جس میں سے کچھ ممالک تو غیر مسلم (سیکولر) ہیں جیسے ہندستان، سری لنکا، گھانا، تنزانیہ، مالی وغیرہ۔

۴۷ممالک کی تفصیلات درج ذیل ہے:

☆افریقی ممالک میں الجیریا، بینن، کیمرون، نائجیریا وغیرہ کل ۵۴ممالک میں سے ۲۵ممالک میں ۱۲ربیع الاول کو قومی تعطیل کے طور پر جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منایا جاتا ہے۔

☆مشرق وسطٰی میں بحرین، ایران، عراق، کویت، لبنان، شام، فلسطین وغیرہ کل ۱۴ممالک میں سے ۱۱ممالک میں جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قومی تعطیل کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اسرائیل، سعودی عرب اور قطر ہی ۳ایسے ممالک ہیں دنیا میں جو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہیں مناتے۔ایران کو چھوڑ کر باقی سبھی ممالک میں ۱۲ربیع الاول ہی کو جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منایا جاتا ہے۔

☆ایشیائی ممالک میں افغانستان، بنگلہ دیش، برونئی، ہندستان، انڈونیشیا، پاکستان، ملیشیا، سری لنکا وغیرہ ۱۲ربیع الاول کو قومی تعطیل (نیشنل ہولی ڈے) کے طور پر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مناتے ہیں۔

اس کے علاوہ کینیڈا، امریکہ، برطانیہ، روس اور دیگر یورپی ممالک میں مسلمان بڑی شان وشوکت کے ساتھ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مناتے ہیں۔

(**نوٹ:** شعبۂ اوقاف یونائیٹڈ عرب امارات سے یہ جان کاری لی گئی ہے)

سوال (۱۱): صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہیں منایا تو ہم کیوں منائیں؟

جواب: صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کا کوئی عمل کرنا تو ہمارے لیے حجت ہے لیکن کوئی عمل نہ کرنا ہمارے لیے حجت نہیں؟ آپ خود بتائیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے زِیر وزَبر

والا قرآن پڑھا ہے؟ اگر نہیں تو آپ کیوں پڑھتے ہیں؟ کیا صحابہ کرام نے کبھی یہ کہا کہ بخاری شریف قرآن شریف کے بعد سب سے معتبر کتاب ہے؟ اگر نہیں تو آپ کیوں کہتے اور مانتے ہیں؟ کیا صحابہ نے کبھی ختم بخاری شریف کیا؟ کیا کبھی جلسہ دستار بندی کیا؟ اگر نہیں تو آپ کیوں کرتے ہیں؟

اس طرح کی سینکڑوں مثالیں دی جاسکتی ہیں جنہیں آپ نے اور آپ کی جماعت نے جائز کر رکھا ہے۔ لیکن جب بات عید میلاد النبی ﷺ کی آتی ہے تو عید میلاد النبی ﷺ ناجائز کیوں؟ کیا کوئی ثابت کرسکتا ہے کہ آمد رسول ﷺ پر کسی صحابی کو غم ہوا ہو یا کسی صحابی کو خوشی نہ ہوئی ہو؟

جشن میلاد النبی ﷺ کی اصل قرآن، حدیث، اور صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ طریقۂ کار میں فرق ہوسکتا ہے پر اصل موجود ہے۔

سوال (۱۲): عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر نعت شریف پڑھی جاتی ہے کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی نعت پڑھی گئی ہے؟

جواب: نعت ہمیشہ سے عقیدتوں اور محبتوں کے اظہار کا ذریعہ اور حبِ رسول ﷺ کے فروغ کا ذریعہ خیال کی جاتی رہی ہے۔ عہد صحابہ میں با قاعدہ نعت کی محفلیں سجا کرتی تھیں جن میں دشمنانِ رسول ﷺ اور دشمنان اسلام کی ہرزہ سرائیوں کے جوابات دیے جاتے تھے۔

☆ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے منبر رکھواتے تھے تاکہ وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول ﷺ کی تعریف میں فخریہ اشعار (نعت شریف) پڑھیں یا یوں بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیں۔ اور رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ: اللہ تعالیٰ روح القدس (حضرت جبرئیل امین) کے ذریعہ حسان کی مدد فرما۔ جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیتے رہیں یا رسول اللہ ﷺ کی شان میں فخریہ اشعار پڑھتے رہیں۔

{ صحیح البخاری، باب الشعر فی المسجد حدیث: ۴۵۳/ صحیح مسلم، باب فضائل حسان بن ثابت، حدیث: ۶۵۳۹۔ سنن نسائی باب الرخصۃ فی انشاد الحسن، حدیث: ۷۲۴ }

☆ حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضرت ابو طالب کے اس شعر کو بطور نمونہ پیش کرتے ہوئے سنا:

وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ ثِمَالُ الْیَتٰمٰی عِصْمَۃٌ لِلْاَرَامِلِ

''وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے فریادرس، بیواؤں کے سہارا''

☆ حضرت عمر بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم) نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رخ زیبا) کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی ہے تو آپ ﷺ (منبر سے) اترتے بھی نہیں کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔

''وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے فریادرس، بیواوں کے سہارا''

مذکورہ بالا شعر ابو طالب کا ہے۔ { صحیح بخاری، جلد ۱، حدیث: ۹۶۳/ مسند احمد بن حنبل، جلد ۲، حدیث: ۵۶۷۳ }

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ کی گلیوں سے گزرے تو چند لڑکیاں دف بجا کر گا رہی تھیں کہ ''نحن جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار۔ ہم بنو نجار کی لڑکیاں کتنی خوش نصیب ہیں کہ محمد مصطفی

ﷺ (جیسی ہستی) ہمارے پڑوسی ہیں۔" فقال النبی ﷺ یعلم اللہ انی لاحبکن۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (ان کی نعت سن کر) ارشاد فرمایا کہ میرا (اللہ) خوب جانتا ہے کہ میں بھی تم سے بے حد محبت رکھتا ہوں۔ (ابن ماجہ)

ان کے علاوہ اور بھی حدیثیں موجود ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں نعت پڑھی گئی اور الحمدللہ ۱۴ رسو سالوں سے زیادہ عرصہ ہوا یہ سلسلہ جاری ہے اور اہل محبت آج بھی آقا ﷺ کی بارگاہ میں نعتوں کا ہدیہ پیش کرتے رہتے ہیں۔

سوال (۱۳): کیا محدثین، ائمہ اور علمائے اسلام نے بھی میلاد النبی منایا یا اسے منانے کو جائز کہا ہے؟

جواب: الحمدللہ، میلاد النبی ﷺ ایسی عظیم عبادت اور متبرک خوشی ہے کہ امت مسلمہ کے بڑے بڑے محدث، مفسّر، فقیہ، تاریخ نگار اور علمائے امت نے عید میلاد النبی ﷺ پر بے شمار کتابیں لکھی اور عملی طور پر خود میلاد النبی منایا ہے۔ ان کی لمبی فہرست ہے کچھ کے نام مع سنین وفات ہم یہاں تحریر کر رہے ہیں۔

۱۔ علامہ ابن جوزی (۵۹۷ھ)

۲۔ امام شمس الدین جزری (۶۶۰ھ)

۳۔ شارح مسلم امام نووی کے شیخ امام ابوشامہ (۶۶۵ھ)

۴۔ امام کمال الدین الافودی (۷۴۸ھ)

۵۔ امام شمسالدین ذہبی (۷۴۸ھ)

۶۔ امام ابن کثیر (۷۷۴ھ)

۷۔ امام شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی (۸۴۲ھ)

۸۔ امام ابوذر العراقی (۸۲۶ھ)

۹۔ شارح بخاری صاحب فتح الباری علامہ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ)

۱۰۔امام شمس الدین سخاوی (۹۰۲ھ)

۱۱۔امام جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ)

۱۲۔امام قسطلانی (۹۲۳ھ)

۱۳۔امام محمد بن یوسف الصالحی (۹۴۲ھ)

۱۴۔امام ابن حجر مکی (۹۷۳ھ)

۱۵۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ)

۱۶۔امام زرقانی (۱۱۲۲ھ)

۱۷۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۹ھ)

۱۸۔علمائے دیوبند کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (۱۲۳۳ھ)

۱۹۔مولانا عبدالحی لکھنوی (۱۳۰۴ھ) وغیرہ

آج کل کچھ جاہل اور فتنہ پھیلانے والے لوگ کہتے ہیں کہ میلاد منانا بدعت ہے تو کیا یہ لوگ بتا سکتے ہیں کہ کیا یہ سارے کے سارے محدثین، مفسرین، ائمہ اور علما بدعتی اور گمراہ تھے؟ (معاذ اللہ)

امام قسطلانی شارح بخاری فرماتے ہیں:

وَلَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمُبَرَّاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِّهٖ اَنَّهٗ اَمَانٌ فِيْ ذَالِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمُرَامِ فَرَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَءًا اِتَّخَذَ لَيَالِيَ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكِ اَعْيَادًا لِيَكُوْنَ اَشَدَّ عِلَّةً عَلٰى مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ.

ترجمہ: حضور کی پیدائش کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں، خوشی کے ساتھ کھانا پکاتے ہیں، دعوت عام کرتے ہیں، ان راتوں میں انواع واقسام کے خیرات کرتے ہیں، خوشی و مسّرت کا اظہار کرتے ہیں، نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور آپ ﷺ کی میلاد شریف پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ جن کی برکتوں سے اللہ کا ان پہ فضل ہوتا ہے اور خاص تجربہ ہے کہ جس سال میلاد ہو، وہ مسلمانوں کے لیے امن و خوشی کا باعث ہے۔ تو اللہ اس پر رحم فرمائے جو ماہ ولادت کی راتوں کو عید بنائے تا کہ جن کے دلوں میں مرض ہو ان کا مرض بڑھ جائے۔ (زرقانی علی المواہب، ص: ۱۳۹)

سوال (۱۴): آج جس طرح عید میلاد النبی ﷺ منائی جاتی ہے یہ تو بدعت ہے؟

جواب: سب سے پہلے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ شریعت میں بدعت سے مراد کیا ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں کہ: ''شریعت میں بدعت سے مراد وہ اُمور ہیں جو حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں نہ تھے، اور یہ بدعت 'حسنہ' اور 'قبیحہ' میں تقسیم ہوتی ہے۔ (نووی، شرح صحیح مسلم، جلد ۱، صفحہ ۲۸۶)

مثلاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں لوگ الگ الگ تراویح کی نماز پڑھا کرتے تھے انہوں نے سب کو ایک امام کے پیچھے جمع کیا اور فرمایا: نِعمَ البدعۃُ ھٰذِہٖ، یعنی یہ اچھی بدعت ہے۔ (صحیح بخاری، باب من قام رمضان، جلد ۱، حدیث ۲۰۱۰)

تو پتہ چلا کہ ہر بدعت ایسی نہیں جو بندے کو جہنم لے جائے۔ بلکہ بدعت کی ایک قسم حسنہ بھی ہے جو جنت لے جانے والی ہے۔ اگر ہر بدعت گمراہی ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی اس بدعت پر آپ کیا فتوی لگائیں گے؟

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر کام جو شریعت کی کسی اصل کے نیچے آرہا ہو

اور اس کو پہلی بار کیا جا رہا ہو پھر بھی اس کو **بدعت ضلالۃ** کہہ کر اسے گمراہی نہیں قرار دیا جائے گا بلکہ اسے حق اور ثواب کے طلب کا ایک ذریعہ قرار دیا جائے گا۔

(مناقب شافعی للبیہقی، جلد ۱، صفحہ ۴۶۹)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلاَمِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلاَ يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الإِسْلاَمِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلاَ يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ.

ترجمہ: جس نے دین میں کوئی اچھا طریقہ نکالا اس کو اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اسے ثواب ملے گا۔ جب کہ عمل کرنے والوں کی نیکی میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جس نے دین میں کوئی برا طریقہ نکالا اسے اس کا گناہ ملے گا اور اس کے بعد جو اس پر عمل کرے اس کا گناہ بھی اس کو ملے گا۔ اور عمل کرنے والے کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

{ صحیح مسلم، باب مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً وَمَنْ دَعَا إِلَى هُدًى أَوْ ضَلاَلَةٍ. حدیث: ۶۹۷۵ / سنن نسائی، باب التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ. ۲۵۷۶ / مسند امام احمد بن حنبل۔ حدیث: ۱۹۶۷۴ }

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جلوس نکالا جاتا ہے، صدقہ وخیرات کیا جاتا ہے، غریبوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے، قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے، نعت ومنقبت پڑھی جاتی ہے درود وسلام کا ورد کیا جاتا ہے۔ بلاشبہ یہ سارے کام اچھے ہیں اوران کے کرنے والے کو اس کا بے پناہ اجر وثواب ملے گا۔

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہل سنت کو آباد رکھے، محمد کا میلاد ہوتا رہے گا

☆☆☆☆

کاش گنبد خضرا دیکھنے کو مل جاتا

از: حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا ازہری دامت برکاتہم العالیہ

داغ فرقت طیبہ قلب مضمحل جاتا
کاش گنبد خضرا دیکھنے کو مل جاتا

میرا دم نکل جاتا ان کے آستانے پر
ان کے آستانے کی خاک میں میں مل جاتا

موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں
موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا

دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی
اس کی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا

فرقت مدینہ نے وہ دیے مجھے صدمے
کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو ہل جاتا

چشم تر وہاں بہتی، دل کا مدعا کہتی
آہ با ادب رہتی منہ میرا سل جاتا

میرے دل میں بس جاتا جلوہ زار، طیبہ کا
داغ فرقت طیبہ پھول بن کے کھل جاتا

اُن کے در پہ اختر کی حسرتیں ہوئیں پوری
سائلِ در اقدس کیسے منفعل جاتا

☆☆☆

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہر یار ارم ، تاجدارِ حرم — نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود — ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام — اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی — ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا — اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے — اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں — ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا — چشمۂ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام
وہ زبان جس کو سب کُن کی کنجی کہیں — اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اُٹھا ، غنی کردیا — موجِ بحرِ سخاوت پہ لاکھوں سلام
کُل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن — اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گیئں — اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام
سیدہ ، زاہرہ ، طیبہ ، طاہرہ — جانِ احمد پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں — شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ پہ لاکھوں سلام

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

پہونچے بلدیوں پر اپنے کمال سے

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

دور فرما دیا اندھیروں کو اپنے جمال سے

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

اچھی ہیں آپ کی تمام خصلتیں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

درود پڑھیں آپ پر اور آپ کی آل پر

RAZA-E-MUSTAFA ACADEMY

Mohalla Pataal Nagri, Dharan Gaon, Distt. Jalgaon